خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 45-80 نمبر 220 | سوموار 6 جمادی الاول-1416ھ' 2 اخاء 1374ہش' 2-اکتوبر 1995ء

انسان کی خلقت کی اصل غرض اپنے رب کو پہچاننا ہے

یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہو گئی ہے۔ تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں۔ اور تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گذرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے ان سے دنگہ یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے ماموز ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگھوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو۔ جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا' تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 157)

درخواست دعا

○ مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب مربی سلسلہ کے والد مکرم چوہدری مقبول احمد چیمہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 111/6-R ضلع بہاولنگر کو مورخہ 95-9-30 رات گیارہ بجے ربوہ میں دل کی اچانک تکلیف شروع ہوئی۔ اسی وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کروادیا گیا۔ اب C-C-U وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا عطا فرمائے۔

مجلس نابینا کے تفریحی پروگرام

○ مجلس نابینا ربوہ مورخہ 14- اور 15- اکتوبر 95ء بروز ہفتہ اور اتوار ربوہ میں ایک پر لطف تفریحی ورزشی اور علمی پروگرام منعقد کر رہی ہے جس میں ربوہ اور بیرون ربوہ سے تمام حفاظ کرام کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے کہ مورخہ 13- اکتوبر 95ء جمعہ کی رات تک دارالضیافت ربوہ میں پہنچ جائیں تاکہ بروقت پروگرام شروع کیا جاسکے۔

نوٹ۔ جو بینا حضرات اس اعلان کو پڑھیں وہ اپنے حلقہ میں رہنے والے حفاظ کرام کو اس خبر سے مطلع فرمائیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

خدا تعالیٰ کی محبت پوشیدہ نہیں رہ سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

محبت سب سے غالب ترین جذبہ ہے اور دنیا میں یہ ایک ہی چیز ہے۔ جو باقی سب طاقتوں کو توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ انبیاء جس چیز کو لے کر آئے۔ وہ محبت ہی ہے وہ اسی ہتھیار کو لے کر کھڑے ہوئے۔ اور اسی سے تمام جذبات فاسدہ۔ بغض۔ حسد۔ کینہ۔ شہوت شکست کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ محبت وہ جذبہ ہے کہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ میری تمام صفات پر یہ غالب ہے۔ (-) یہی وجہ ہے کہ (دین حق کی) تعلیم کے مطابق

باقی صفحہ 7 پر

REQUEST FOR TRANSLATORS

THERE IS A NEED FOR VOLUNTEERS FOR TRANSLATING VIDEO TAPES FROM URDU/ENGLISH INTO MAJOR FOREIGN LANGUAGES. IF YOU ARE FLUENT IN ANY LANGUAGE, PLEASE CONTACT MRS. B. SHEIKH c/o PRIVATE SECRETARY, LONDON, WITH AN INTRODUCTORY LETTER FROM YOUR AMEER.

دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کبھی طعنہ سے کام نہ لو۔ میرے نزدیک سچے مذہب کے پیروؤں کا دلیل کے ساتھ دوسرے پر غالب آجانے پر ہنسنا سخت کمینگی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

2- اخاء 1374 ھش 2 - اکتوبر 1995ء

خدا تعالیٰ کے جلوے دیکھیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جس کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو۔ دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریّت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ۔ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو"۔

حضرت صاحب کے ہر ارشاد میں بلکہ ہر ارشاد کے ہر فقرے میں نہاں در نہاں امور موجود ہوتے ہیں۔ ہمیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی وہ بات یاد آرہی ہے جو آپ نے اس وقت فرمائی تھی جب بیت مبارک ربوہ میں مجلس عرفان کا اجراء ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی ایک نکتہ کو لے کر اسے غنچہ سمجھتے ہوئے پھول بنانے کی کوشش کرو۔ یعنی اس کے اندر جو راز پنہاں ہیں ان کو اجاگر کرو۔ اور وہ غنچہ پھر ایسا لگے کہ اس کی پتیاں کھل اٹھی ہیں اور وہ پھول بن گیا ہے۔ اسی طرح اس ارشاد میں جو ہم نے پیش کیا ہے۔ اگر سب سے پہلے فقرے کو ہی دیکھا جائے تو انسان کی زندگی میں انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ یوں تو ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہے لیکن ہر چیز میں اس کے جلوے ملتے ہیں۔ آپ کے پاس بصیرت کا نور ہونا چاہئے۔ بصارت عام طور پر ان جلووں کو دیکھ نہیں سکتی۔ لیکن بصیرت دیکھتی ہے اور اسے اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ ہر چہار اطراف اللہ تعالیٰ کے جلوے بکھرے ہوئے ہیں اور اس کی چمک آدھے دن کے سورج سے بھی زیادہ روشنی دے رہی ہے۔ اگر ہم واقعی ہر بات میں خدا تعالیٰ کا جلوہ دیکھنے کے قابل ہو جائیں تو کیا ہماری زندگی میں ایک انقلاب نہیں آجائے گا۔ اسی طرح اس ارشاد میں حضرت صاحب نے جو دیگر امور بیان فرمائے ہیں۔ ان پر ہمیں غور بھی کرنا چاہئے اور دل و جان سے ان پر عمل بھی کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

میری ہر بات مری ذات سے وابستہ نہ کر
میری باتوں میں جھلکتا ہے ترا بھی کردار
آئنہ لے کے کبھی دیکھ کہ کیا لگتا ہے
پھول اور پھول کے دامن میں کھٹکتا ہوا خار.

ابو الاقبال

گذرے ہوئے کل سے بہت اچھا ہے مرا آج
اور آج کی نسبت مرا کل ہوگا بہت خوب
کہتے ہیں کہ یہ صاحب ایمان کی ہے شرط
رفتار یہی ہے جو مرے دل کو ہے مرغوب

یہ بھی ہے بہ توفیق خداوند کہ اے دوست
ہم اپنے بزرگوں کو بھلایا نہیں کرتے
ملتی ہیں ہمیں ان کی دعاؤں پہ دعائیں
ہم غیروں کا احسان اٹھایا نہیں کرتے

گاہے گاہے تم گئے وقتوں کو دہراتے رہو
رنج و راحت یاد کر کے دل کو بہلاتے رہو
کھینچ کر لے آؤ ماضی کا زمانہ حال میں
اور مستقبل کے غم بھی آج ہی کھاتے رہو

ڈال دیتا ہوں کنوئیں میں اپنی ہر نیکی کو میں
ہر برائی میرے ماتھے پر سجا دیتے ہیں لوگ
ذکر کرتے ہیں مری کوتاہیوں کا شوق سے
اور اچھی بات پر شائد سزا دیتے ہیں لوگ

محسنوں کے واسطے ہر دم دعا کرتے رہو
کم سے کم اتنا صلہ تو ان کو ملنا چاہئے
نیکیوں کے بیج وہ بوتے ہیں ذوق و شوق سے
اور ان پودوں پہ کوئی پھول کھلنا چاہئے

ابو الاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

جنسِ نام و ننگ و عزّت را زِداماں ریختیم
یار آمیزد مگر با ما' بہ خاک آمیختیم

ننگ و نام اور عزت ہم نے اپنے دامن سے پھینک دی اور ہم خاک میں مل گئے تاکہ یار ہم سے مل جائے۔

دِل بِدادیم از کف و' جاں دَر رہے انداختیم
از پئے وصلِ نِگارے' حیلہ ہا انگیختیم

دل ہاتھ سے دے دیا۔ اور جان اس کے راستے میں ڈال دی۔ اور اس محبوب کے وصل کے لئے ہم نے طرح طرح کی تدبیریں کیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اللہ تعالیٰ سے محبت کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے ننگ و نام اور عزت کی ہرگز کوئی پرواہ نہیں۔ ہم نے تو گویا ان باتوں کو اپنے آپ سے یکسر الگ کر دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے تو ننگ و نام و عزت کو اپنے دامن سے پھینک دیا ہے۔ یعنی اب ہمیں اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ دنیا ہمیں عزت دیتی ہے یا نہیں۔ ہمارے نام کو بلند کرتی ہے یا نہیں۔ ہم نے تو یہ تمام باتیں اپنے محبوب یعنی خدا تعالیٰ کی خاطر چھوڑ دی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ننگ و نام اور عزت ہم اسی سے لیں گے انسانوں سے نہیں۔ جو عزت انسانوں سے ملتی ہے اس کی ہمیں ہرگز کوئی پرواہ نہیں ہم اللہ تعالیٰ سے عزت لیں گے اور اس سے عزت لینے کے لئے یا اس کے ساتھ وصل کے لئے ہم نے اپنے آپ کو خاک میں ملا دیا ہے یعنی اپنی نفی کر دی۔ اب ہماری آرزوئیں نہیں رہیں۔ اور ہماری مرادیں ہماری مرادیں نہیں رہیں۔ ہماری آرزو اور مراد صرف ایک ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کا حصول۔ اسی لئے ہم نے اپنی نفی کر دی ہے۔ ہم خاک میں مل گئے ہیں تاکہ خدا ہمیں مل جائے۔ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے دل کی بات نہیں مانتے۔ اپنے دل کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے۔ اور جہاں تک ہماری جان کا تعلق ہے ہم نے اس کے یعنی خدا تعالیٰ کے راستے میں ڈال دی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم ہمہ وقت اپنی جان اس کے لئے قربان کرنے کے واسطے تیار ہیں۔

ان ساری باتوں سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کا وصل حاصل کر لیں۔ حقیقتاً ایسا کرنے کے لئے ہم نے مختلف تدابیر اختیار کی ہیں۔ یہ باتیں کہ ہم نے ننگ و نام اور عزت کو اپنے دامن سے پھینک دیا ہے۔ اور ہم خاک میں مل گئے ہیں اور ہم نے اپنا دل اپنے ہاتھ سے دے دیا ہے اور جان اس کے راستے میں ڈال دی ہے یہ وہ سب تدبیریں ہیں جن کی وجہ سے اس بات کا امکان ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے وصل کو پالیں۔ گویا کہ یہ وہ باتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کے وصل کے لئے انسان کو کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے نہ کہ ظاہری اعمال کو۔ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نام پر اپنی عزت قربان کرنے کے لئے تیار ہو اور جو اپنی جان کی نفی کر کے صرف اللہ تعالیٰ کے حصول کے لئے کوشاں رہے۔ اور ہر وہ شخص جو اپنے دل کی بات ماننے کی بجائے خدا کی بات مانے اور اپنے آپ کو اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے محبوب یعنی خدا تعالیٰ کے وصل کو حاصل کر لے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم بھی ان باتوں پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر سکیں۔ زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کا حصول ہی ہے۔

موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو

جوں جوں انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پرواہی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے۔ اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکا دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے۔ حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر ایک وجود ہلاک ہونے والا اور تغیر پذیر ہے۔ اور وہ جو باقی رہنے والا ہے وہی خدا ہے۔ یعنی ہر ایک چیز فنا کو قبول کرتی ہے اور تغیر قبول کرتی ہے۔ مگر انسانی فطرت اس بات کے ماننے کے لئے مجبور ہے کہ اس تمام عالم ارضی و سماوی میں ایک ایسی ذات بھی ہے کہ جب سب پر فنا اور تغیر وارد ہو اس پر تغیر اور فنا وارد نہیں ہوگی۔ وہ اپنے حال پر باقی رہتا ہے۔ وہی خدا ہے۔ لیکن چونکہ زمین پر گناہ اور معصیت اور ناپاک کام بھی ظاہر ہوتے ہیں اور خدا کو صرف زمین تک محدود رکھنے والے آخر کار بت پرست اور مخلوق پرست ہو جاتے ہیں جیسا کہ تمام ہندو ہو گئے۔ اس لئے کلام الٰہی میں ایک طرف تو یہ بیان کیا کہ خدا کا اپنی مخلوق سے شدید تعلق ہے اور وہ ہر ایک جان کی جان ہے۔ اور ہر ایک ہستی اس کے سہارے سے ہے۔ پھر دوسری طرف اس غلطی سے محفوظ رکھنے کے لئے کہ تا اس کے تعلق سے جو انسان کے ساتھ ہے کوئی شخص انسان کو اس کا عین ہی نہ سمجھ بیٹھے جیسا کہ ویدانت والے سمجھتے ہیں۔ یہ بھی فرما دیا کہ وہ سب سے برتر اور تمام مخلوقات سے وراء الورا مقام پر ہے۔ جس کو (دینی احکام) کی اصطلاح میں عرش کہتے ہیں۔ اور عرش کوئی مخلوق چیز نہیں ہے صرف وراء الوراء مرتبہ کا نام ہے۔ نہ یہ کہ کوئی ایسا تخت ہے جس پر خدا تعالیٰ کو انسان کی طرح بیٹھا ہوا تصور کیا جائے۔ بلکہ جو مخلوق سے جو بہت وراء اور منزہ اور تقدس کا مقام ہے اس کو عرش کہتے ہیں جیسا کہ (کلام الٰہی) میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ سب کے ساتھ خالقیت اور مخلوقیت کا تعلق قائم کر کے پھر عرش پر قائم ہو گیا یعنی تمام تعلقات کے بعد الگ کا الگ رہا۔ اور مخلوق کے ساتھ مخلوط نہیں ہوا۔

غرض خدا کا انسان کے ساتھ ہونا اور ہر ایک چیز پر محیط ہونا یہ خدا کی تشبیہی صفت ہے اور خدا نے (کلام الٰہی) میں اس لئے اس صفت کا ذکر کیا ہے کہ تا وہ انسان پر اپنا قرب ثابت کرے۔ اور خدا کا تمام مخلوقات سے وراء الورا ہونا اور سب سے برتر اعلیٰ اور دور تر ہونا اور اس تنزہ اور تقدس کے مقام پر ہونا جو مخلوقیت سے دور ہے جو عرش کے نام سے پکارا جاتا ہے اس صفت کا نام تنزیہی صفت ہے۔ اور خدا نے (کلام الٰہی) میں اس لئے اس سنت کا ذکر کیا تا وہ اس سے اپنی توحید اور اپنا وحدہ لاشریک ہونا اور مخلوق کی صفات سے اپنی ذات کا منزہ ہونا ثابت کرے۔ دوسری قوموں نے خدا تعالیٰ کی ذات کی نسبت یا تو تنزیہی صفت اختیار کی ہے۔ یعنی نرگن کے نام سے پکارا ہے یا اس کو سرگن مان کر ایسی تشبیہ قرار دی ہے کہ گویا وہ عین مخلوقات ہے اور ان دونوں صفات کو جمع نہیں کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں ان دونوں صفات کے آئینہ میں اپنا چہرہ دکھلایا ہے اور یہی کمال توحید ہے۔

فرمایا:۔

میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القاء کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے۔ میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا۔ اور ایسی تیزی اور جلدی سے میں لکھتا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی سے اس کی نقل لکھے۔ جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے (مجھے بتایا گیا) کہ مضمون بالا رہا۔ خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالم وجد تھا۔ اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی۔ یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے ان کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا۔ کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا اور شاید بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہوں گے جنہوں نے یہی شہادت دی۔ اور اس مجمع میں بجز بعض متعصب لوگوں کے تمام زبانوں پر یہی تھا کہ یہی مضمون فتح یاب ہوا۔ اور آج تک صدہا آدمی ایسے موجود ہیں جو یہی گواہی دے رہے ہیں غرض ہر ایک فرقہ کی شہادت اور نیز انگریزی اخباروں کی شہادت سے میری (خدا کی بتائی ہوئی بات) پوری ہو گئی کہ مضمون بالا رہا۔ یہ مقابلہ اس مقابلے کی مانند تھا جو (۔) کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا۔ کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں۔ جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف (۔) تھے اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے۔ لیکن جب کہ خدا نے میرے ہاتھ (دین حق) کی راستی کا عصا ایک پاک اور پر معارف تقریر کے پیرایہ میں ان کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا۔ اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کا تعریف کے ساتھ چرچا ہے۔ جو میرے منہ سے نکلی تھی۔ پس سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد- ایم اے

پیش بندی کے اصول کے تحت بیمہ پالیسی پر ایک نظر

ہمارے اکثر اقدامات میں کسی نہ کسی رنگ میں آئندہ آنے والے ممکنہ خطرات کی پیش بندی کا اصول کار فرما نظر آتا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو تعلیم دلواتے ہیں تو جہاں ہماری غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ لکھ پڑھ کر ایک اچھے شہری بن سکیں وہاں اس کی پس پشت جو سب سے اہم جذبہ کار فرما ہوتا ہے وہ یہ کہ ہم اپنے بچوں کا مستقبل محفوظ کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ بڑے ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور جہاں تک بھی انسانی کوششوں کا دخل ہے ان کی زندگی مالی لحاظ سے محفوظ ہو جائے اور وہ دوسروں پر بوجھ بننے کی بجائے ان کا بوجھ اٹھانے والے بنیں۔ ہم اپنی آمد میں سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے ہیں کہ خدانخواستہ گھر میں کوئی بیماری آجائے۔ حادثہ پیش آجائے۔ پھر بچوں کی شادی پر خرچ اٹھے گا۔ لڑکیوں کا جہیز بنانا ہے تا وقت پر رقم موجود ہو۔ جب ہم سفر کرتے ہیں تو راستہ میں کھانے پینے کے اخراجات کے علاوہ بھی کچھ رقم رکھ لیتے ہیں تاکہ ناگہانی اخراجات یا حادثہ کے وقت کام آسکے۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو ضرور کیا کریں۔ بہت کام کی بات ہے۔ انسان شرمندگی اور بعض وقت دست نگری سے بچ جاتا ہے۔ جب ہم کسی مہم پر یا شکار کی غرض سے گھر سے نکلتے ہیں تو فرسٹ ایڈ کا سامان رکھ لیتے ہیں کہ چوٹ لگنے یا حادثہ پیش آنے کی صورت میں فوری طبی امداد مل سکے۔ غرض اگر آپ غور کریں تو آپ دیکھیں گے کہ عقل مند لوگ قدم قدم پر پیش بندی کرتے ہیں۔ جو لوگ نہیں کرتے وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔

حکومتیں افواج رکھتی ہیں۔ یہ نہیں کہ انہوں نے ضرور ہی کسی ملک پر یلغار ہی کرنی ہوتی ہے ٹھیک ہے چڑھائی اور دوسرے علاقے فتح کرنے لئے بھی افواج استعمال میں لائی جاتی ہیں مگر ان کی سب سے اہم ذمہ داری ملک کی حفاظت اور اس پر ممکنہ حملہ چڑھائی کو روکنا ہوتا ہے۔ یہ قدم بھی پیش بندی کا ہی حصہ ہے اور حکومتیں مستقبل میں آنے والے ممکنہ خطرات کے پیش نظر ان افواج پر ملکی آمد کا کثیر حصہ خرچ کرتی ہیں اگر وہ مستقبل کے خطرات سے آنکھیں بند کرلیں کہ جب وقت آئے گا تو اس وقت دیکھا جائے گا تو ایسی حکومتیں خود اپنی موت پر مہر ثبت کر دیتی ہیں۔ پھر یہی نہیں کہ افواج رکھ کر حکومتیں سمجھ لیتی ہیں کہ چلو ذمہ داری پوری ہو گئی بلکہ انہیں ہر وقت مقابلہ کے لئے تیار رکھا جاتا ہے اور باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی انتباہ فرمایا ہے کہ سرحدوں پر گھوڑے باندھے رکھو اور خطرات کا مقابلہ کرنے لئے ہر وقت تیار رہو۔ تمہیں دشمن کبھی غافل نہ پائے۔ یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو صرف ایک ہی صورت حال پر مقید کر دینا درست نہیں۔ یہ انتباہ بھی ہر قسم کے خطرات کی پیش بندی پر لاگو ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جو تم کل کے لئے آگے بھیجتے ہو اس کی فکر کرو۔

لڑکی کو جہیز دینے کی رسم میں بھی یہی پیش بندی کا جذبہ کار فرما دکھائی دیتا ہے کہ ماں باپ لڑکی کو نئی زندگی شروع کرنے میں مدد دیتے ہیں تاکہ ان پر اس کا بوجھ ہلکے سے ہلکا ہو سکے۔ اسی طرح والدین کی طرف سے لڑکے کو گھر بنا کر دینا یا تجارت کے لئے تھوڑا بہت سرمایہ مہیا کر دینا یہ سب اسی جذبہ کے تحت ہو رہا ہوتا ہے کہ ان کا مستقبل جہاں تک ممکن ہو محفوظ بنا دیا جائے۔ آگے ان کی قسمت۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاں تک مالی قربانی کا سوال ہے اس سے بڑھ کر اور کون سا پسندیدہ فعل ہو سکتا ہے مگر یہاں بھی اس جہانوں کے مالک اور رازق کا ارشاد ہے کہ 1/3 سے زیادہ نہ دو کیونکہ اس مال میں تمہاری اولاد اور وارثوں کا بھی حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم انہیں ایسی حالت میں چھوڑو کہ وہ لوگوں کے محتاج ہو جائیں۔

اس پیش لفظ کے بعد میں بہت اختصار سے انشورنش اور بیمہ کا پس منظر اور تاریخ بتاتا چلوں دنیا میں جب سے معاشرہ نے ابتدائی دور سے گزر کر "گلہ بانی" کے دور میں قدم رکھا تو امکانی نقصانات میں اپنے علاوہ دوسروں کی شمولیت کسی نہ کسی رنگ میں شروع ہو چکی تھی۔ تاریخ سے شواہد ملتے ہیں کہ ایتھنز میں تین سو سال قبل مسیح غلاموں کی تجارت میں انشورنس اپنی ابتدائی حالتوں میں پائی جاتی تھی۔ جس کشتی پر غلام لائے جاتے اس کے لنگر اٹھانے کے مرحلہ سے لنگر انداز ہونے پر ہی ان کی قیمت ادا کی جاتی اور اگر کشتی کسی حادثہ کے نتیجہ میں غرق ہو جاتی تو رقم ادا نہیں کی جاتی تھی یعنی بحفاظت سفر کی انشورنس ہوتی تھی۔ انگلستان میں اون کی تجارت کی انشورنس سترہویں صدی کے آغاز سے ہی شروع ہو گئی تھی جبکہ دوسری طرف گلڈز (Gilds) کے ذریعہ انڈیپنڈنٹ طور پر انشورنس کا رواج جڑیں پکڑ رہا تھا جہاں گلڈز کے ممبران میں کسی کا مکمل نقصان ہونے کی صورت میں یا گھر کو آگ لگ جانے کی صورت میں اس کا بوجھ تمام ممبران پر ڈال دیا جاتا۔ آہستہ آہستہ اس کا دائرہ بڑھا کر وفات پانے والے ممبر کے بچوں کی تعلیم اور لڑکیوں کی شادی تک پھیلا دیا گیا۔

ان پرائیویٹ اداروں کا دائرہ کار آہستہ آہستہ یہاں تک بڑھا دیا گیا کہ اگر کوئی ممبر قزاقوں کے ہاتھ چڑھ جاتا یا دشمن اسے قید کرلیتا تو اس کے تاوان کی ذمہ داری بھی یہی پرائیویٹ ادارہ ادا کرتا۔ اٹھارہویں صدی کے شروع سے ایسی بہت سی کمپنیاں وجود میں آگئیں جن میں سے LLoyds جو دنیا میں انشورنس کا سب سے بڑا ادارہ ہے قابل ذکر ہے۔ پہلے پہل یہ سسٹم صرف امیر لوگوں تک محدود تھا کیونکہ عوام الناس میں اس کی ماہانہ فیس کی ادائیگی بس کی بات نہ تھی۔ پھر Friendly Societies اور Trade Unions کے شروع ہونے پر انشورنس سسٹم کا دائرہ کار وسیع ہو کر عام لوگوں تک پھیلنا شروع ہوا اور انہوں نے اپنے ممبران کو بیماری بے کاری اور تدفین کے مواقع پر امداد دینی شروع کر دی لیکن یہ صرف ان ممبران تک محدود تھی اور مزدوروں کی ایک بہت بڑی تعداد اس کے دائرہ سے باہر تھی۔ اس خلا کو پر کرنے کے لئے حکومتی سطح پر انشورنس وجود میں آئی۔ انگلستان میں 1911ء میں ایک قانون کے ذریعہ تمام تنخواہ دار طبقہ کو اس کے دائرہ میں لایا گیا اور اس کے لئے ان کی تنخواہوں میں سے لازمی ٹیکس کے ذریعہ سے کٹوتی کی جاتی۔ بیماری کے اخراجات بیکاری کے ایام میں الاؤنس۔ بڑھاپے میں اور زچگی تک کے دوران معاوضہ دیا جاتا۔ موجودہ انگلستان اور سکنڈے نیوین ممالک میں حکومتی سطح پر انشورنس کا نظام جاری ہے۔ اسی طرح سوشلسٹ ممالک میں بھی۔ امریکہ اور بعض دیگر ممالک میں یہ کام پرائیویٹ کمپنیاں ادا کرتی ہیں۔ امریکہ کا تو یہ حال ہے کہ وہاں اگر کسی شہری نے انشورنس نہ کروائی ہوئی ہو تو اپریشن کے اخراجات تو کیا دانت تک نکلوانے میں ہزاروں ڈالر خرچ ہو جاتے ہیں۔

انشورنس کے پیچھے جو فلسفہ کار فرما ہے وہ یہ ہے کہ انسانی زندگی میں بعض دفعہ حادثات طوفان کی صورت میں رونما ہوتے ہیں جو اس کی قوت برداشت سے باہر ہوتے ہیں۔ اس کی تلافی کی کوئی نہ کوئی اجتماعی صورت نکلنی چاہئے۔ مثلاً گھر کا آگ سے تباہ ہونا۔ سامان تجارت کا سمندری طوفان یا کسی حادثہ کی نظر ہو جانا۔ شوہر کی بے وقت موت یا معذوری۔ یہ حادثات بالعموم اتفاقی اور ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر سو گھر ہوں تو ان میں سے اکثر بیشتر محفوظ رہتے ہیں لیکن جس شخص کا گھر تباہ ہو گیا اس کے لئے اکیلے یہ نقصان برداشت کرنا اگر ناممکن نہ سہی تو انتہائی مشکل ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے تمام ممبران اجتماعی طور پر ایک مقرر شدہ رقم کی ادائیگیوں سے یہ طے کر لیتے ہیں کہ ان میں سے جس شخص کا نقصان ہو گا اسے اجتماعی طور پر اس کے نقصان کا ازالہ کر دیا جائے گا اور خواہ انہیں خود کوئی حادثہ پیش آئے یا نہ آئے وہ اپنی ادائیگیاں کرتے چلے جائیں گے کہ اگر وہ بھی خدانخواستہ کبھی حادثہ کا شکار ہوئے تو انہیں بھی یہ سہولت میسر آسکے۔ ایسے حادثات کا اندازہ لگانے کے لئے بیمہ کرنے والی کمپنیاں Statistics کا سہارا لیتی ہیں مثلاً انسانوں میں بعض لوگ شاذ ہی بیمار ہوتے ہیں اور بعض کبھی کبھی اور بعض اکثر بیمار رہتے ہیں ان کی کیا اوسط نکلتی ہے اور بالعموم بیماری پر کتنے اخراجات اٹھتے ہیں۔ ایک صحت مند آدمی بالعموم اپنی اوسط زندگی میں کتنی بار بیمار ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ اور اسی بنا پر اقساط کی شرح کا تعین کیا جاتا ہے۔ تجارت کے نقصان میں ضروری نہیں ہوتا کہ نقصان کسی حادثہ کے نتیجہ میں ہی ہو اس میں بزنس چلانے والے کی نااہلی بھی ہو سکتی ہے اس لئے بیمہ کرنے والی کمپنیاں حادثات کی انشورنس تو کرلیتی ہیں جہاں بھی انسانی عمل دخل ہو وہاں اس کی انشورنس نہیں کی جاتی۔

انشورنس کا نظام بذات خود بچت کے رجحانات کو تقویت دیتا ہے اور انسان لازمی طور پر بچت کرتا ہے کیونکہ اسے وقت پر کمپنی کو ادائیگی کرنی پڑتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ممکن ہے کہ وہ رقم کسی غیر ضروری اخراجات پر صرف کر دیتا۔ زندگی کی پالیسی میں یہ کلاز لازمی رکھی جاتی ہے کہ اگر کسی بنا پر پالیسی ختم کروانے کی ضرورت پڑے تو جمع شدہ رقم بمع منافع واپس کر دی جاتی ہے لیکن بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ کسی قسم کی بھی پالیسی لے کر لوگ جیسے تیسے پریمئم کی ادائیگی کرتے رہتے ہیں اس طرح وہ لازمی بچت سے مستفید ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں تو آپ بچوں کی اعلیٰ تعلیم۔ شادی۔ حادثات اور بہت سے امور کا بیمہ کروا سکتے ہیں یعنی ہر شخص کی ضرورت کے مطابق کوئی نہ کوئی پالیسی مل جاتی ہے۔ پھر انشورنس کمپنیاں اپنا سرمایہ تجارتی کاموں پر لگاتی ہیں اور ملک کی ترقی میں بڑا اہم رول ادا کرتی ہیں۔ اگر انشورنش کا نظام موجود نہ ہو تو اس صورت میں اگر ایک تاجر کروڑ روپے کا مال ایکسپورٹ کرتا ہے تو اسے ممکنہ نقصان سے بچنے کے پیش نظر خود اپنی اتنی ہی رقم منجمد کرنی پڑے گی تاکہ دیوالیہ ہونے سے بچ سکے اس طرح بہت بڑی رقم اور سرمایہ جامد رہتا جبکہ انشورنس کی موجودگی میں وہ تاجر اس رقم سے مزید تجارت کر سکتا ہے اس طرح ملکی تجارت میں کئی گنا اضافہ ممکن ہو جاتا ہے۔

میری عادت تھی کہ میں حضرت ابا جان سے مختلف امور کے متعلق پوچھتا رہتا۔ ایک موقعہ پر میں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کا انشورنس کے بارہ میں کیا خیال ہے کیونکہ گو بظاہر انشورنس میں انفرادی اور اجتماعی فائدے نظر آتے ہیں مگر ہم ابھی اس بارہ میں گومگو کی کیفیت سے دوچار ہیں۔ اس پر ابا جان نے فرمایا کہ وہ ہرگز فتویٰ دینے کے مجاز نہیں ہیں کیونکہ یہ کام جماعت کے سربراہ یا پھر اس کی طرف سے مقرر کردہ ادارہ ہی سرانجام دے سکتا ہے لیکن میرا ذاتی نظریہ یہ ہے کہ جہاں تک لازمی انشورنس کا تعلق ہے یعنی جو گورنمنٹ کی طرف سے لازمی کروانی پڑتی ہے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل قادیان 23-اکتوبر 1934ء

ہماری تاریخ

23-10-1934

الفضل قادیان روزنامہ
THE DAILY ALFAZLQADIAN.

نیو یارک امریکہ سے عربی اخبار "البیان" شائع ہوتا ہے۔ وہ اپنے 16۔اگست کے پرچہ میں سلمانان امریکہ کے ایک جلسہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

جمعیتہ العصر الجدید الغربیہ الاسلامیہ نے انڈیانا شہر میں اپنا ایک عظیم الشان سالانہ جلسہ کیا۔ جس میں قوم کے بڑے بڑے آدمی۔ حکومت کے عہدیدار اور اخبار نویس شامل ہوئے۔اس جلسہ کے وقار اور عظمت کو دین حق کے ایک مربی صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بنگالی نے دوبالا کردیا۔ جو اپنے ہندی لباس میں سر پر سبز پگڑی باندھے تھے۔ انہوں نے اپنے شیریں اور فصیح کلام اور دلکش پیرایہ سے لوگوں کو گرویدہ کر لیا۔ جس پر انجمن ہذا اور باقی لوگ جمعیتہ کے پریذیڈنٹ نعیم قاسم بزینی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے صوفی صاحب جیسے انسان کو اس جلسہ میں تشریف لانے کی دعوت دی۔ جلسہ کے دوسرے اجلاس میں جبکہ تین سو آدمی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ اور اتنی ہی تعداد کھڑے ہونے والوں کی تھی۔ پریذیڈنٹ کی تقریر کے بعد سید محمود صاحب نے جناب صوفی صاحب کا انگریزی زبان میں حاضرین سے تعارف کرایا۔ اور آپ سے لیکچر دینے کی درخواست کی۔ جناب صوفی صاحب نے نہایت ہی سریلی اور موثر آواز میں تلاوت کی۔ اور اس کے بعد انگریزی میں ایک لیکچر دیا۔ دوران لیکچر میں سامعین آپ کو اٹھ اٹھ کر غور سے دیکھتے تھے۔ اور جب آپ نے دین حق کے عقائد اور ان کی فضیلت اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا ذکر کیا تو مجمع پر سکوت کا عالم طاری تھا۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ مذہبی اختلاف کی حقیقت دراصل کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ تمام انبیاء کا ایک ہی مشن تھا۔ حضرت عیسیٰؑ موسیٰؑ اور آنحضرت ﷺ کا مقصد ایک ہی تھا۔ کتب مقدسہ سے آپ نے اس بات کو واضح کیا۔ کہ یہ تینوں ایک ہی مقصد لے کر آئے تھے۔ اور انبیاء علیہم السلام کا وجود دنیا کے لئے ایک رحمت ہے۔

آپ کا لیکچر دو گھنٹے ہوا۔ مگر اپنی دلچسپی کے باعث یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ لیکچر ایک آنکھ کے جھپکنے میں ختم ہوگیا۔ جلسہ کے اختتام پر صاحب صدر سید نعیم قاسم بزینی نے جناب صوفی صاحب سے درخواست کی۔ کہ تین دن کے لئے ان کی ضیافت قبول فرمائیں۔ جس کو آپ نے منظور فرما لیا۔

دوسری رات پھر انجمن کے ممبر اور دوسرے مسلمان جمع ہوئے۔ اور جناب صوفی صاحب سے استدعا کی گئی کہ ایک اور تقریر عربی زبان میں فرمائیں۔ آپ نے اسے قبول فرماتے ہوئے عبادت۔ روزہ۔ اور اتحاد پر ایک موثر تقریر کی۔ لیکچر کے اختتام پر آپ نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے جواب میں حاضرین نے بھی آپ کا شکریہ ادا کیا۔

آخری بات جو صوفی صاحب نے فرمائی۔ وہ یہ تھی۔ کہ "ہم اور تم اب دینِ حق کے مجاہد ہیں۔" لیکچر کے بعد آپ اپنے مرکز کی طرف روانہ ہوگئے۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ 29-نومبر 1957ء

29-11-1957

the TRUTH
THE FIRST ▬▬ NEWSPAPER IN NIGERIA

دی ٹروتھ کے 29۔ نومبر 1957ء کے پرچہ میں شیخ نصیرالدین احمد نے ربوہ میں پاکستان میں متعین انڈونیشیا کے سفیر کی آمد کا ذکر کیا ہے ڈاکٹر محمد رشیدی جو انڈونیشیا کے ایمبیسڈر تھے 21۔ ستمبر 1957ء کو ربوہ تشریف لائے۔ جہاں آپ نے متعدد معززین شہر سے ملاقات کے علاوہ کئی دفاتر اور عمارات بھی دیکھیں۔ اس موقعہ پر ربوہ کے صدر عمومی محترم مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب نے ایک مختصر ایڈریس پیش کیا۔ جن کے بعد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید نے ایک مفصل ایڈریس میں احمدیہ جماعت کی دنیا بھر میں کارکردگی کا ذکر کیا اور اس طرح احمدیہ جماعت کے ہر پہلو سے انہیں متعارف کروایا۔

استقبال کے لئے مختلف محلوں کے لوگ اپنی اپنی جگہ پر قطاروں میں کھڑے تھے اور ان کی آمد پر نعرے لگاکر انہیں خوش آمدید کہا گیا سفیر صاحب 23۔ ستمبر کو ربوہ سے واپس روانہ ہو گئے۔ انہوں نے مختلف ملاقاتوں میں اور ایڈریسوں کے جواب میں احمدیہ جماعت کے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور انڈونیشیا میں کام کرنے والے جملہ مربیوں کی تعریف کی۔ خاص طور پر مولانا شاہ محمد صاحب جو اس وقت وہاں کے رئیس تھے کا ذکر کیا۔ ڈاکٹر رشیدی ملاقاتوں سے اور ربوہ کے دفاتر سے بہت متاثر ہوئے۔

7۔مارچ 1958ء کے شمارے میں مولانا سید شاہ محمد صاحب کا صفحہ اول پر اس طرح ذکر ہے کہ آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے خطاب کیا اور احمدیہ جماعت کی انڈونیشیا میں کارکردگی سے انہیں آگاہ کیا۔ آپ نے طلباء کو یہ بھی بتایا کہ انڈونیشیا کی آزادی میں احمدیہ جماعت کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ سوالوں کے جواب میں محترم مولانا شاہ صاحب نے فرمایا کہ اب انڈونیشیا کے تمام بڑے بڑے وزیروں میں............ اس تقریب کی صدارت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر محترم میاں ابراہیم صاحب نے کی۔

جموں میں فرزندانِ توحید کا قتل

جموں کے ہندوؤں نے مسلماں کو چھیڑ کر
خوابِ گرانِ ناز سے بیدار کر دیا

پیہم سِتم سے قعرِ مذلّت میں تھا پڑا
اس انتہائے ظلم نے ہشیار کر دیا

مُسلم پہ ایسی بارشِ سنگِ گراں ہوئی
بازار کو نمونۂ کہسار کر دیا

ہندو کی ذہنیت کا کرشمہ ہے دیکھنا
مُسلم کو تیغِ تیز سے خونبار کر دیا

ہندو سمجھ رہے ہیں مسلماں کے قتل سے
پُورا تو خیر مقصدِ کرتار کر دیا

سوراج مانگتی ہے یہی قوم آج کل
جس کے ستم نے جینا گرانبار کر دیا

یہ ڈوگرہ نِظام کی بے اعتدالیاں
جس نے تمام دھر کو بیزار کر دیا

سقراط کاشمیری

الفضل 1931ء-11-22

گناہ سے بچنے کا ایک ذریعہ موت کو یاد رکھنا ہے

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیراللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کرلیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے۔ اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے۔ کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ اشاعت (دین حق) کرے پھر یہ بھی یاد رکھو کہ اس کے لئے جو ذرائع ہیں جب تک ان سے کام نہ لیا جائے نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر30236 میں شاہدہ یاسمین زوجہ خالد احمد جاوید قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر36 سال قریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 21-10-94 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- حق مہر-/5000 روپے- 2- چوڑیاں 12 عدد مالیتی-/4000 جرمن مارک- 3- طلائی انگوٹھیاں چھ عدد مالیتی-/500 جرمن مارک- 4- طلائی ٹاپس اور مالا مالیتی-/250 جرمن

مارک- 5- طلائی کوکے تین عدد مالیتی-/50 جرمن مارک- اس وقت مجھے مبلغ-/100 جرمن مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ شاہدہ یاسمین ساکن جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد جلال شمس مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 صوفی نذیر احمد وصیت نمبر10091-

مسل نمبر30237 میں مبارک احمد ولد محبوب حسین قوم لون کشمیری پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونترہ ضلع راولپنڈی حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 23-10-94 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/900 جرمن مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد مبارک احمد آف چونترہ ضلع راولپنڈی حال جرمنی گواہ شد نمبر1 حیدر علی ظفر جرمنی گواہ شد نمبر2 طیب احمد شاہین جرمنی-

مسل نمبر30238 میں نسیم اختر ناصر بیوہ چوہدری عبدالرحمٰن ناصر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U-K لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 10-1-1993 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زیورات طلائی پانچ تولہ مالیتی-/325 پونڈ اس وقت مجھے مبلغ-/120 پونڈ ماہوار بصورت سوشل سیکورٹی مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ نسیم اختر ناصر U-K لنڈن گواہ شد نمبر1 محمد یونس ساکن جرمنی گواہ شد نمبر2 مرزا عبدالسمیع وصیت نمبر11435-

مسل نمبر20239 میں نسیم اختر مبارک زوجہ مبارک احمد چوہدری قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر170-A ضلع لیہ حال لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 18-1-1995 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج

جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ عفت رخسانہ ساکن کھیوا باجوہ p.o خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 محمد اقبال باجوہ مربی سلسلہ برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 غلام قادر باجوہ والد موصیہ-

مسل نمبر30241 میں آمنہ بی بی زوجہ حبیب احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 28-8-94 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زمین برقبہ 6 کنال 12 مرلہ واقع مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ مالیتی-/41250 روپے- اور حق مہر وصول شدہ-/1000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/800 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ آمنہ بی بی اہلیہ حبیب احمد ساکن صابو بھڈیار p.o خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 چوہدری مختار

کردی گئی ہے-1- رہائشی مکان واقع یو کے لنڈن کا 1/2 حصہ مالیتی-/80000 پونڈ- 2- زرعی رقبہ دو ایکڑ واقع چک نمبر T.D.A/159 ضلع لیہ پاکستان مالیتی-/100000 روپے- 3- زرعی رقبہ 4 کنال واقع چک نمبر ر-ب/219 ملویانوالہ ضلع فیصل آباد مالیتی-/200000 روپے- 4- نقد رقم-/120000 روپے- 5- زیورات طلائی وزنی ساڑھے بارہ تولہ مالیتی-/1250 پونڈ- اس وقت مجھے مبلغ-/100 پونڈ جمع 300 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ و عارضی ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ نسیم اختر مبارک لنڈن گواہ شد نمبر1 ولی احمد شاہ U.K گواہ شد نمبر2 Mirza Fakhar Ahmad

مسل نمبر30240 میں عفت رخسانہ بنت چوہدری غلام قادر صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ تعلیم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 9-9-1992 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی

احمد سیکرٹری مال صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 بشیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ-

مسل نمبر30242 میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-5-1995 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- ترکہ والد برقبہ 16 کنال واقع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مالیتی-/200000 روپے-2- زیور طلائی چھ تولہ مالیتی-/27000 روپے- 3- حق مہر وصول شدہ مالیتی-/800 روپے- کل جائیداد مالیتی-/227800 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ حمیدہ بیگم ساکن صابو بھڈیار p.o خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 چوہدری مختار احمد سیکرٹری مال صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ گواہ

شد نمبر2 بشیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ-

مسل نمبر30243 میں ساجدہ صبیحہ زوجہ خالد محمود صاحب مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15 منظور پارک نیو شالیمار ٹاؤن روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 12-1-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے-1- حق مہر وصول شدہ-/20000 روپے بصورت طلائی 204 گرام مالیتی-/79000 روپے- اور نقرئی سیٹ مالیتی-/1000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ ساجدہ صبیحہ 15 منظور پارک نیو شالیمار ٹاؤن ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 خالد محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر 26604 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 اسفند یار منیب مربی سلسلہ وصیت نمبر27882-

مسل نمبر30244 میں بشیر احمد صدیقی ولد محمد صدیق قوم قریشی پیشہ پنشنر عمر58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 15-1-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- نقد رقم-/30000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000+500 روپے ماہوار بصورت پنشن و جیب خرچ از پسر خود مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد بشیر احمد صدیقی 321 زینت بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد صاحب وصیت نمبر19473 گواہ شد نمبر2 رانا منظور احمد وصیت نمبر28852-

مسل نمبر30245 میں فاخرہ نورین بنت چوہدری رشید احمد صاحب قوم گھمن جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 8-5-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ڈینٹل سرجن کی آمد

○ ہر ماہ پہلے جمعہ کو لاہور سے مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب ڈینٹل سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا کر صبح 8 بجے تا 12 بجے مریضوں کا معائنہ کیا کریں گے۔ ان کی پہلی Visit اکتوبر 95ء کے پہلے جمعہ 6- اکتوبر 95ء ہو گی۔ اور آئندہ پروگرام کے مطابق تشریف لایا کریں گے۔ ضرورت منداحباب سے گذارش ہے کہ ان ایام میں ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔

ٹیڑھے دانتوں کا علاج کروانے والے پہلے سے بکنگ کروائیں۔

(ایڈ منسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ہفتہ تحریک جدید

29- ستمبر تا 4- اکتوبر 95ء

○ حسب سابق امسال بھی 29- ستمبر تا 4- اکتوبر 1995ء میں ہفتہ تحریک جدید منایا جائے۔

(1) 29- ستمبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبات دیئے جائیں۔

(2) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے حالیہ خطبات بابت انفاق فی سبیل اللہ کے اقتباسات سنائے جائیں۔

(3) غیر معیاری وعدوں کو معیاری بنانے کی سعی کی جائے۔ ٹارگٹ بہرحال حاصل کئے جائیں اور وصولی کو سو فیصد تک پہنچایا جائے۔

(4) مخلصین کی تعداد ضرورت کے مطابق بڑھائی جائے اور جمع شدہ چندہ اولین موقعہ پر داخل خزانہ کروادیا جائے۔

(5) ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ جلد از جلد دفتر ہذا کو بھجوادی جائے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید- ربوہ)

اعلیٰ تعلیم کے غیر قانونی ادارے

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے عوام کو ایک مرتبہ پھر خبردار کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ سے بعض پرائیویٹ کالج اور دیگر تعلیمی ادارے غیر قانونی طور پر قائم کئے جا رہے ہیں ان اداروں کا الحاق نہ تو کسی مقامی یونیورسٹی سے ہے اور نہ ہی ان کو ڈگری دینے کا اختیار ہے بعض ادارے اپنے اشتہارات میں یہ دعوے بھی کرتے ہیں کہ وہ کسی غیر ملکی یونیورسٹی یا ادارے کے نمائندہ ہیں یا ان کے ذیلی کیمپس کے طور پر کام کر رہے ہیں یا وہ غیر ملکی تعلیمی ادارہ کی الحاق شدہ ذیلی شاخیں ہیں۔ ایسے کئی نام نہاد ادارے اپنے اشتہارات میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کا نام بھی استعمال کر رہے ہیں۔ یہ ادارے طلباء سے بھاری فیس وصول کرتے ہیں اور تعلیم کے نام پر دھوکہ دہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

عوام الناس کو خبردار کیا جاتا ہے کہ ایسے تمام ادارے قطعی طور پر غیر قانونی اور غیر مجاز حیثیت کے حامل ہیں۔ حکومت پاکستان یا یونیورسٹی گرانٹس کمیشن ان کی کسی حیثیت یا ڈگری کو تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی انہیں ڈگری دینے کا اختیار حاصل ہے مزید یہ کہ حکومت پاکستان نے کسی بھی غیر ملکی یونیورسٹی کو پاکستان میں اپنا کیمپس یا ذیلی شاخ قائم کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے طلبہ کو چاہئے کہ وہ ان نام نہاد اداروں میں داخلہ لینے سے قبل اس امر کا اطمینان کر لیا کریں کہ:-

1- کیا ان اداروں کا کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے باقاعدہ الحاق ہے؟

2- کیا حکومت کی جانب سے ان کو ڈگری دینے کا اختیار دیا گیا ہے؟

3- کیا یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے ان کی ڈگری تسلیم شدہ ہے؟

یہ وضاحت بھی کی جا رہی ہے کہ حکومت کی زیر نگرانی قائم شدہ یونیورسٹیوں کے علاوہ نجی شعبہ میں تاحال درج ذیل اداروں کا چارٹر حکومت پاکستان کی جانب سے منظور کیا گیا ہے اور ان کو ڈگری عطا کرنے کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔

1- آغا خان یونیورسٹی کراچی۔ 2- ہمدرد یونیورسٹی کراچی۔ 3- غلام اسحاق انسٹی ٹیوٹ برائے سائنس اور ٹیکنالوجی ٹوپی۔ 4- لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز لاہور۔

تعلیمی اداروں کے بارے میں صحیح صورت حال جاننے کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے مرکزی دفتر یا علاقائی دفاتر سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر آپ اپنے پیسے اور وقت کے ضیاع کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

ڈائریکٹر اکیڈمکس

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سیکٹر ایچ نائن اسلام آباد

(بحوالہ روزنامہ جنگ 95-9-10)

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

دوزخ کے متعلق بھی یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس میں بھی غیر محدود عذاب نہیں ہو گا۔ کچھ عرصہ کے بعد دوزخیوں کو بھی نکال لیا جائے گا۔ تو محبت بہت زبردست جذبہ ہے۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کی وہ صفات جو مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے محبت کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب سے غالب ہے۔ اور انسانوں میں بھی یہ جذبہ باقی تمام جذبات سے زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ بڑے بڑے زبردست اور سرکش انسان ہوتے ہیں، لیکن محبت کے پھندے میں پھنس کر چور چور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ جو سرکشی اور غرور کی وجہ سے کسی کے آگے جھکنے کا خیال تک بھی دل میں نہیں لاتے۔ محبت سے مجبور ہو کر غلامی کو فخر سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص کا واقعہ ہے وہ کہتے کہ رسول کریم ﷺ کا مجھ جیسا کوئی دشمن نہ تھا۔ میں عداوت اور بغض کی وجہ سے آپ کے چہرہ پر نظر نہ ڈال سکتا تھا۔ اور ہر وقت مجھے اس کی وجہ سے آگ سی لگی رہتی تھی۔ مگر پھر وہ زمانہ آیا کہ رسول کریم ﷺ کی وہی محبت وہی اخلاص اور وہی ہمدردی جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) کیا تو اس بات پر اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ یہ محبت اور الفت کا جذبہ جو رسول کریم ﷺ کی جان کو دکھ کی طرح لگا ہوا تھا۔ غالب آیا۔ اور پھر اسی عمرو نے کہا کہ میں رسول کریم ﷺ کے رعب کی وجہ سے آپ کے چہرہ پر نظر نہ ڈال سکا۔ اور اگر آج کوئی مجھ سے پوچھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شکل تھی تو میں نہیں بتا سکتا۔ دیکھو محبت کی وجہ سے کیا تبدیلی ہوئی تو چونکہ محبت سب سے زیادہ زبردست جذبہ ہے۔ اس لئے اس کو پوشیدہ رکھنے کا دعویٰ باطل ہے۔

پس جو شخص خیال کرتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ سے محبت ہے، لیکن محبت کے آثار اس سے ظاہر نہیں ہوتے وہ یقین کر لے کہ اس کا نفس اسے دھوکہ دے رہا ہے۔ اور جو دیکھے کہ دوسرے کو دعویٰ تو محبت الٰہی کا ہے، لیکن اس میں آثار نہیں پائے جاتے۔ تو یقین کر لے کہ یا تو وہ خود دھوکہ خوردہ ہے یا دوسروں کو دھوکہ دینے والا ہے۔

(از خطبہ 24 ستمبر 1920ء)

بقیہ صفحہ 6

صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فاخرہ نورین مکان نمبر A-3 ایچ ایم سی ٹیکسلا ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد محمد علی طاہر والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبد المجید خان ولد رائے عبداللہ خان A509/4 ایچ ایم سی ٹیکسلا۔

بقیہ صفحہ 4

مثلاً تھرڈ پارٹی انشورنس یا پھر بعض دفعہ کمپنیاں بھی اپنے ملازمین کی لازمی انشورنس کرواتی ہیں کا سوال ہے اس میں کسی فرد کا اپنا دخل نہیں ہوتا اس لئے وہ اس دائرہ سے باہر نہیں کیونکہ قانون کی اطاعت لازمی ہے لیکن جہاں انفرادی طور پر کسی قسم کی انشورنس کروانے کا تعلق ہے میرا ذاتی خیال ہے کہ آئندہ کی پیش بندی کے متعلق خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم کل کے لئے جو آج آگے بھیجتے ہو اس کی فکر کرو پھر مفسرین نے لکھا ہے کہ روٹی کپڑا اور مکان کی ذمہ داری گورنمنٹ کے فرائض میں داخل ہے اور یہ وہ کم سے کم سہولت ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے فکری سطح پر یہ ایک نہایت ہی عمدہ سکیم ہے اور جب حکومتیں یہ ضرورت براہ راست پوری نہ کر رہی ہوں تو اگر کوئی پرائیویٹ ادارہ اس کام کا بیڑا اٹھا لے تو کوئی مضائقہ نہیں ہاں صرف یہ دیکھنا ہو گا کہ ان کا کاروبار سودی اور قماربازی کے نظام پر مبنی نہ ہو۔ حضرت میاں صاحب یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ سود کی مناہی کا جو دل ہے وہ یہ ہے کہ دولت چند لوگوں کے گرد نہ گھومتی رہے اور دولت مند محض اپنی دولت کے بل بوتے پر بغیر تکلیف اور نقصان اٹھانے کا خطرہ مول لئے مزید دولت کو چند ہاتھوں میں مرکوز نہ کر لیں۔ اگر حکومتی سطح پر یہ نظام جاری ہو جس طرح انگلستان میں ہے یا پھر پرائیویٹ کمپنیاں ہوں جن کے شیئرز کے حصص کی ملکیت پبلک کی ہو یعنی پبلک لمیٹڈ کمپنیاں ہوں تو ایسی انشورنس کے جائز ہونے کا جواز موجود ہے کیونکہ اس کی منفعت سے لوگ بحیثیت قوم فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں نہ کہ چند نفوس۔ جہاں جہاں بھی حکومت کی طرف سے یا قانون کے ذریعہ یہ قید لگا دی جائے وہ درحقیقت سود کے زمرہ میں نہیں آئے گا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بھی جب انشورنس کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ "سود اور قمار بازی کو الگ کر کے دوسرے اقراروں اور ذمہ داریوں کو مذہب نے صحیح قرار دیا ہے۔ قمار بازی میں ذمہ داری نہیں ہوتی اور دنیا کے کاروبار میں ذمہ داری کی ضرورت ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 167)

میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جماعت کے دوسرے سربراہ نے اغلباً 40-1930ء کی دہائی میں اس کے متعلق اس خیال کا اظہار فرمایا تھا کہ جماعت کو چاہئے کہ وہ خود ایسی کمپنی قائم کرنے کی سکیم پر غور کرے جس میں انشورنس کے تمام فوائد موجود ہوں مگر وہ سود اور قمار بازی سے کلیتہ پاک ہو۔

دراصل یہ ایک ایسا Issue ہے جو اقتصادیات سے تعلق رکھتا ہے اس پر اگر اقتصادیات کا علم رکھنے والے یا انشورنس کمپنیوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین اس بارہ میں خیالات کا اظہار کریں تو بہت مناسب رہے گا نیز وہ اس بات پر بھی زیادہ بہتر انداز سے روشنی ڈال سکتے ہیں کہ موجودہ انشورنش کا نظام آجکل کن اصولوں پر کاربند ہے اور کس طرح عام لوگ سود اور قمار بازی کے بکھیڑوں سے بچتے ہوئے اس مفید سکیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم۔ اکتوبر۔1995ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور میں مال روڈ پر تاجروں اور پولیس کے درمیان شدید تصادم ہوا جو کئی گھنٹے جاری رہا۔ انار کلی مال روڈ اور ملحقہ علاقے میدان جنگ کا منظر پیش کر رہے تھے۔ دونوں گروپ مال روڈ پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ فریقین نعرہ تکبیر لگا کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے رہے۔ دس فراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ مظاہرین نے مال روڈ پر ٹولنٹن مارکیٹ کے قریب واقع پولیس چوکی اور 4 موٹر سائیکل نذر آتش کر دیئے۔ متعدد گاڑیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ٹریفک سگنل اور سائن بورڈ ٹوٹ گئے۔ پولیس نے تاجروں پر آنسو گیس اور لاٹھی چارج کا استعمال کیا۔ پولیس پر پتھراؤ سے 3 اہلکار زخمی ہو گئے۔ مال روڈ انار کلی اور ملحقہ مارکیٹوں میں کاروبار ٹھپ ہو گیا۔ ٹائروں کے جلنے سے ہر طرف سیاہی پھیل گئی۔ ٹریفک کئی گھنٹے تک مکمل بند رہی۔ چار تاجروں کی گرفتاری کے بعد تصادم شروع ہو گیا۔ نیلا گنبد کے علاقے میں دونوں فریقین مورچہ بند ہو کر لڑائی کرتے رہے۔ پٹائی کے جواب میں جوابی پٹائی کی گئی۔ تاجروں کی کوشش تھی کہ وہ انکم ٹیکس دفتر کا گھیراؤ کر کے گوشوارے جمع کرانے سے روک دیں۔ پولیس کی شیلنگ سے محکمہ تعلیم کے دفتر میں بھی دھواں پھیل گیا۔

○ امریکہ کی کوشش سے پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کے درمیان ملاقات کا اہتمام ہو گیا ہے۔ پاکستان کی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور بھارت کے وزیر اعظم نرسیما راؤ 18۔ اکتوبر کو کولمبیا میں ملاقات کریں گے۔ بے نظیر سرحدی کشیدگی، کشمیر اور کراچی میں بھارتی مداخلت کے حوالہ سے بات چیت کریں گی۔ وہ کراچی سے متعلق دستاویزی ثبوت ساتھ لے کر جائیں گی۔ کراچی کا معاملہ صدر کلنٹن سے ملاقات میں بھی زیر بحث آئے گا۔ نرسیما راؤ بھی صدر کلنٹن سے ملیں گے۔ بے نظیر بھٹو کی بھی صدر کلنٹن سے علیحدگی میں ملاقات ہو گی۔ وزیر اعظم اقوام متحدہ کی پچاسویں سالگرہ کی تقریبات میں شرکت کرنے کے علاوہ غیر وابستہ ممالک کی سربراہ کانفرنس میں بھی شریک ہوں گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ میں جٹ ہوں نہ راجپوت ہوں صرف پاکستانی اور مسلمان ہوں جو اعلان کروں گا پورا کروں گا۔ عوام کو انصاف اور احساس تحفظ نہ دینے والی حکومت کبھی عوامی مقبولیت حاصل نہیں کر سکتی۔ ہم مسائل حل کر کے لوگوں کے دلوں میں نام بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نااہل پولیس ملازمین کی محکمے میں اب کوئی جگہ نہیں وہ پتوکی میں کھلی کچہری سے خطاب کر رہے تھے۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو چٹھہ گروپ سے اتحاد پر راضی ہو گئے ہیں۔ مسلم لیگ (ج) کے سلیم سیف اللہ نے وٹو سے ملاقات کی اور ان کو کہا کہ ملک کو ابھی آپ کی سیاست کی ضرورت ہے۔ مسٹر منظور وٹو نے کہا کہ دونوں گروپوں کا اتحاد ضروری ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے ورلڈ بینک کو خط لکھا ہے جس میں وفاقی حکومت پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ بلوچستان کے حصہ کا پانی سندھ کو دے رہی ہے جس سے بلوچستان کی 50 ہزار ایکڑ زمین بنجر ہو گئی ہے۔ ہزاروں خاندان نقل مکانی کر گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے یہ کیس وزارت پلاننگ اور انڈس ریور اتھارٹی کو بھجوایا تھا۔ دونوں محکموں نے فیصلہ کیا کہ زیادہ پانی دیا گیا تو بلوچستان کی حکومت ناقص نظام کے تحت اسے ضائع کر دے گی۔ بلوچستان نے کاریز کے نظام کے لئے رقم مانگی تو وفاق نے صاف انکار کر دیا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ورلڈ بینک کو کہا ہے کہ وہ وفاقی حکومت پر دباؤ ڈال کر انہیں رقم دلوائے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان، مولانا فضل الرحمان، قاضی حسین احمد، اور بلخ شیر مزاری نے گرینڈ الائنس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) اور (ج) کے درمیان اتحاد کے سلسلے میں مذاکراتی ٹیموں کے سربراہوں میں ابتدائی رابطہ قائم ہو گیا ہے۔ دونوں کے درمیان مذاکرات کی تاریخ پر گفتگو ہوئی۔ مذاکرات 5 یا 6۔ اکتوبر کو شروع ہونے کا امکان ہے۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات میں تعطل کے بارے میں ایم کیو ایم مذاکراتی کمیٹی کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ حکومت نے ابھی تک ہمارے خط کا جواب نہیں دیا اور نہ کوئی رابطہ کیا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر مذاکرات میں تاخیر ہوئی تو لوگ غصے میں سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں صدر سے ملاقات کا کوئی دعوت نامہ نہیں ملا اور بغیر دعوت نامے کے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے۔

○ نواز شریف کی اقامت گاہ پر ہونے والے اجلاس میں حلقہ 95 کے ضمنی انتخاب پر غور کیا گیا۔ سابق گورنر پنجاب میاں محمد اظہر کو ٹکٹ دینے کا عندیہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت نے جمہوریت اور صوبائی خود مختاری کو مذاق بنا دیا ہے انہوں نے کہا کہ صدر بے نظیر پر مقدمہ نہیں چلا سکتے تو ہم اقتدار میں آ کر وزیر اعظم سے ان کے ایک ایک لفظ کا حساب لیں گے۔ موجودہ حکومت کراچی سمیت کسی مسئلہ پر ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔

○ پنجاب اسمبلی میں حکومتی ارکان آپس میں لڑ پڑے۔ فحش گالیاں دی گئیں۔ کرپشن کے الزامات لگائے گئے۔ اور ایک دوسرے پر حملہ کے لئے آستینیں چڑھا لیں۔ یہ جھگڑا کرپٹ وزیروں کے بارے میں گورنر کا بیان زیر بحث لانے پر ہوا۔ ناظم شاہ نے وضاحت کی تو سرکاری رکن اسحاق بچہ انہیں کرپٹ کہہ کر مقابلے میں آ گئے۔ اسحاق بچہ نے الزام لگایا کہ میرے پاس ان کی کرپشن کے ثبوت موجود ہیں۔ ناظم شاہ نے کہا کہ میں نے بلدیات کی آمدنی میں 70 کروڑ کا اضافہ کیا ہے۔ بادشاہ آفریدی اور سپیکر حنیف رامے کے درمیان بھی جھڑپ ہو گئی۔

○ ملتان سے میاں چنوں جاتے ہوئے راستے بھر میں نواز شریف کا زبردست استقبال کیا گیا۔ لودھراں اور کہروڑ پکا اور راستے میں آنے والے مقامات پر بھی عوام کا زبردست ہجوم رہا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبد الوحید کی صدارت میں کور کمانڈرز کے اجلاس میں کہا گیا کہ کراچی میں جلد امن بحال کیا جائے۔ افغانستان کی صورت حال اور پاکستان کے دفاع اور سلامتی کے لئے اس کے مضمرات کا بھی جائزہ لیا گیا۔

○ حکومتی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر این ڈی خان نے ایم کیو ایم سے کہا ہے کہ نئی تاریخ مذاکرات کا تعین کرے۔

○ ایم کیو ایم نے اپنے تین کارکنوں کے قتل پر پھر سے یوم احتجاج کی اپیل کر دی ہے۔ ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی نے الزام لگایا ہے کہ تینوں کارکنوں کو گرفتار کرنے کے بعد پولیس مقابلہ کے نام پر قتل کر دیا گیا۔

○ کراچی میں فائرنگ سے ۹۹۔ افراد زخمی ہو گئے دو بسوں کو بھی آگ لگا دی گئی۔ ضلع وسطی کے علاقوں میں کاروبار بند رہا۔ سڑکیں ویران پڑی رہیں۔

○ روہی ایکسپریس میں چلتی ہوئی ٹرین میں ڈاکہ ڈالا گیا ڈاکو مار مار کر مسافروں کو سوتے سے جگاتے رہے اور لوٹتے رہے۔ روہی ایکسپریس بہاولپور سے راولپنڈی جا رہی تھی کہ ملکوال سے منڈی بہاؤالدین کے درمیان واردات شروع ہو گئی۔

○ دس مسلح ڈاکوؤں نے سندھ میں تحصیل ڈھل کے قریب گوٹھ حاجی سلیم نندوانی میں ایک مسجد پر عشاء کے بعد اندھا دھند فائرنگ کر کے 4 نمازیوں کو شہید کر دیا۔ مسجد پر حملہ کے بعد ڈاکوؤں نے بستی نندوانی میں بھی لوٹ مار شروع کر دی۔ ایک عورت زخمی ہو گئی۔

○ وفاقی وزیر یوسف تالپور نے کہا ہے کہ نواز شریف الطاف سے مل کر ملکی سلامتی کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔

سیل ، سیل
خوشخبری ڈبل اور ٹرپل جارجٹ کے برقعوں پر شاندار سیل
رابطہ: اکبر احمد بومکان 32/4
دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ فون: 686
نزد کوٹھی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
فون: 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نزد الائیڈ بنک
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب سرگودھا

حسن نکھار مجربات!
روشن کاجل — آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے تحفہ۔ قیمت -/6
زرگل ہیر آئل — بالوں کے قدرتی حسن کو قائم رکھتا دماغ کو تروتازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا اور ان کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے۔ قیمت -/20
حسن نکھار کریم — کیل، مہاسے اور چھائیوں کا علاج۔ قیمت -/10
حسن نکھار اُبٹنہ — چہرہ میں شگفتگی، نکھار اور جاذبیت پیدا کرتا ہے قیمت -/12
سفوف سکاکائی — بالوں کو لمبا، ملائم اور چمکدار بناتا ہے، مرض سکری و خشکی کو دور کرتا ہے۔ قیمت -/12
ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ
فون: 212434-211434 (04524)